# راجستھان میں جدید اردو غزل

کلیدی الفاظ: #راجستھان #اردو #غزل

ڈاکٹر فرخندہ ضمیر

ایسوسی ایٹ پروفیسر، ارباب مینشن

اجمیر، راجستھان

تلخیص: غزل نے ہر دور میں زمانے کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ اردو کی سب سے مقبول سب سے زیادہ ہمہ گیر صف سخن ہے۔ غزل کی مقبولیت کا سبب یہ ہے کہ اس نے اپنی جڑوں پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے نئے موسموں کے ساتھ نئے برگ و بار کھلائے ہیں۔ نئی ہواؤں کے لمس سے ماحول کو معطر کیا ہے۔ قلی قطب شاہ سے لے کر آج تک عصری تغیرات کا حسین امتزاج غزل میں پایا جاتا ہے۔

جدید غزل اس لیے جدید ہے کہ ظاہر و باطن، احساس و اظہار، فکر و فن دونوں اعتبار سے آج کے زمانے کی صنف ہے۔ اس میں پرانے موضوعات بھی پائے جاتے ہیں اور نئے مضامین بھی۔ آزاد اور حالی نے جن رجحانات کی داغ بیل ڈالی تھی۔ بیسویں صدی کی تیسری دہائی تک پوری طرح نمایاں ہو گئے۔ جدید غزل بت شکنی کا دوسرا نام ہے۔ سائنسی انداز فکر نے ادب میں نئے جزیرے تلاش کیے۔

اس تبدیلی کا اثر راجستھان کے شعراء نے بھی قبول کیا۔ راجستھان میں بھی نئ غزل میں نئے معنی تلاش کرنے میں شاعر سرگرداں تھے۔ ان میں کے جدید شعراء کے نام اہم ہیں۔ جن کے یہاں اقدار کی شکست و ریخت، ہجرت وکرب کا احساس نمایاں ہونے لگا۔ ان میں اہم نام احمد جے پوری، بسمل سعید، مخمور سعیدی، نسیم اجمیری، قابل اجمیری، مفتوں کوٹوی، راہی شہابی، غازی بیکانیری، عابد ادیب، شین کاف نظام وغیرہ۔

---

جدید شعراء میں ایک اہم نام جناب عبدالحی فائز صاحب کا ہے جن کے یہاں قدیم وجدید کا حسین امتزاج ہے۔ ان کی شاعری میں عالمی، سیاسی، سماجی مسائل بھی ہیں اور داخلی کیفیات کا برملا اظہار بھی ہے۔

وہ شکست دل کی دبی صدا کوئی سن کے یہ نہ بتا سکا
یہ مسرتوں کا تھا مرثیہ کہ مذاق غم کا رباب ہے

☆☆☆

میں وہی ہوں فائز خستہ دل جسے خود ہی اپنی خبر نہیں
تیری یاد میں ہوں مضطرب تجھے بھولنا بھی عذاب ہے

☆☆☆

غم زندگی ابھی کیا کہوں میں بلا کی ذوق وشعور ہوں
ہے شکست ہوش پہ منحصر تیری تلخیوں کا جواب بھی

☆☆☆

فائز ادائے جرات منصور کی قسم
سو بار حق کے نام پہ چومیں گے دار ہم

### بسمل سعیدیؔ

بسمل صاحب کو شاعری، علم و فضل و شرافت کی طرح وراثت میں ملی تھی۔ اپنی شاعری سے ہندوستان میں راجستھان اور ٹونک کا نام روشن کیا۔ ان کے یہاں تغزل کی چاشنی بھی ہے۔ الفاظ کی جادوگری بھی۔ سوز وگداز ہے تو شوخی بھی ان کی شاعری میں عصری معنویت جا بہ جا نظر آتی ہے۔

کیا پوچھتے ہو میرے سفینہ کی واردات
دو ہاتھ رہ گیا تھا کنارہ کہ ہائے ہائے

☆☆☆

زمانے کی بلند و پست کے نرغے میں ہیں لیکن
زمانے کو ہمیں زیر و زبر کرنا بھی آتا ہے

☆☆☆

دل بن سکا نہ درد کو پیدا کئے بغیر
پیدا ہوا نہ درد تمنا کیے بغیر

☆☆☆

رہرو راہِ محبت کونسی منزل میں ہے

دل ہے بیزار محبت اور محبت دل میں ہے

### نسیم اجمیری

نسیم اجمیری صاحب کی شعری خدمات کے اعتراف میں بزم فکر و فن ممبئی میں 19 مئی 1984ء کو جشن نسیم کا انعقاد کیا گیا۔ جناب کالی داس گپتا رضا نے اپنے زرین خیالات کا اظہار اس طرح کیا ''نسیم اجمیری ایک سلجھے ہوئے شاعر ہیں۔ میں نے کئی محفلوں اور مشاعروں میں ان کا کلام سنا۔ ان کی

زبان دلکش ہے اور وہ فن کی شرائط سے آگاہ ہیں۔ جناب مجروح سلطان پوری نے انھیں مغز گفتار اور کہنہ مشق شاعر کہا ہے۔ ان کے یہاں لوک تشبیہات وتلازمات کا تخلیقی استعمال ملتا ہے۔ انھوں نے علامتوں کو جدید طرز پر پیش کیا ہے۔ انھوں نے روایت سے بھی رشتہ رکھا اور جدیدیت سے بھی۔ اپنے کلام میں جدت طبع کے جوہر دکھائے۔

بک تو سکتا ہوں مگر صرف محبت کے لیے
مجھ سے قاتل کو مسیحا نہ کہا جائے

☆☆☆

لوگ لے آئے ہیں دھوپ کو چھاؤں تک
فاصلہ تھا بہت شہر سے گاؤں تک

☆☆☆

میں نے جب سچ کہا، ہو کے حیرت زدہ
سر سے دیکھا سبھی نے مجھے پاؤں تک

☆☆☆

نفس نفس ہے ساتھ وہ اپنے پھر بھی لگے ہے کتنا دور
جانے کیسے لوگ ہیں وہ جو تنہا تنہا جیتے ہیں

ان سارے اشعار سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جدید شعراء کے یہاں اقدار کی شکست رشتوں کا کرب تنہائی جیسے رجحان نمایاں ہیں۔

رعنا ٹونکی

ٹونک کی ادبی سوسائٹی کے سرپرست ہیں۔ آپ کے کلام میں قدیم رنگ سخن بھی ہے اور جدید رجحانات بھی ہیں۔ آپ نے عصر حاضر کے مسائل کو بڑی خوبی سے پیش کیا ہے، لیکن انھوں نے جدیدیت کے جنون اور ہیئتی تجربوں

کے نام پر فن قدیم کا خون ناحق نہیں کیا۔

کس سر کو مریض غم دوراں نہیں دیکھا
کس دل کو ہلاک غم جاناں نہیں دیکھا

☆☆☆

مفلس کے گھر نہ آیا کبھی کوئی بے غرض
دروازہ آہنوں سے مگر چونکتا رہا

☆☆☆

پاؤں میں تھا چکر کہ میں چکراتا پھرا
اب تو وحشت نہ کوئی یار کا چکر مانگے

☆☆☆

جنوں کی یہ رہبری ہے ورنہ خرد کوئی خودنگر نہیں ہے
نظر اٹھی ہے وہاں یہ میری جہاں محال منظر نہیں ہے

## مخمور سعیدی

جناب بسمل سعیدی کے صاحبزادے مخمور سعیدی بھی اپنے والد کی طرح راجستھان کی معتبر آواز ہیں۔ علم وادب میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ نظم اورغزل دونوں اصناف پر قدرت حاصل ہے۔ غزل میں جدید رجحانات سے اپنے کلام کو وسیع کیا ہے۔ ان کا کلام رومانویت روایت، جدیدیت کا مظہر ہے۔ ان کی فکر ونظر اپنے وجود کے فطری احساس کوشعری اظہار وآہنگ عطا کرتی ہے۔ ان کے اولین مجموعہ گفتی میں رومانیت اور روایت کا رجحان غالب ہے۔ ان کی شاعری معاشرے کی بحرانی اور انتشاری کیفیات کی ترجمانی کرتی ہے۔

کتنی دیواریں اٹھی ہیں ایک گھر کے درمیاں

گھر کہیں گم ہوگیا دیواروں کے درمیاں

☆☆☆

پتھر کے سب مکان ہیں ریشم کے سب مکیں
اب تک یہ اجتماع تو دیکھا نہ تھا کہیں

☆☆☆

چہروں پہ غم کی دھول سہی دل ہیں آئینے
اس پتھروں کے شہر کا حاصل ہیں آئینے

☆☆☆

اپنے اپنے دکھوں کی دنیا میں
میں بھی تنہا ہوں وہ بھی تنہا ہے

راہی شہابی کو ادبی لیاقت وراثت میں ملی تھی۔ ان کے والد ملک کے نامور اور جلیل القدر ادیب حضرت شہاب برنی تھے۔ اس لیے ان کی علمی وادبی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں گھر کی فضا سازگار رہی۔ راہی صاحب کی شہرت ان کی نظموں کی وجہ سے زیادہ ہے۔ لیکن آپ نے کئی بہترین غزلیں بھی کہی ہیں۔ وہ ایک باشعور اور محتاط فنکار ہیں۔ زمانے کی نیرنگیوں کو کمال فن سے اشعار کے پیکر میں ڈھالے ہیں۔ ان کے یہاں علمی سیاسی، سماجی، مسائل بھی ہیں۔ لطیف اور نازک احساسات بھی۔ انھوں نے ساری کیفیات کو بڑی خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔

آخر کو یہ دن تو نے اے دیدۂ تر دیکھے
ملتے ہوئے مٹی میں انمول گھر دیکھے

☆☆☆

تغیر اس کو کہتے ہیں کہ شاہین ہوگئے بے پر

جو تھے ناواقف پرواز ان کے پر نکل آئے

☆☆☆

رخ ہوا کا تھا جدھر اس سمت فرزانے گئے
اٹھ رہا تھا جس طرف طوفاں دیوانے گئے

☆☆☆

کارواں سے کیسے کیسے لوگ رخصت ہو گئے
کچھ فرشتہ چل رہے تھے جیسے انسانوں کے ساتھ

## خدادادمونس

خدادادمونس صاحب فضاؔ صاحب کے صاحبزادے ہیں، اس لیے گہوارے میں ہی شعروسخن سے آشنائی ہوئی۔ آپ ایک ذمہ دار عہدے پر فائز ہوتے ہوئے بھی برابر اردو غزل کے گیسو سنوارتے رہے اور تصنیف و تالیف میں بھی سرگرداں رہے۔ آپ جدید شاعری میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ آپ کے کلام میں تنوع ہے۔ جدید غزل کو جو موضوع جدید بناتے ہیں وہ سب ان کے کلام میں نمایاں ہیں۔

الجھنوں کا جنگل ہے وقت کے بگولے ہیں
جنگ ہے اصولوں کی ہوش کی دوا کیجئے

☆☆☆

زندگانی کی کڑی دھوپ سہے جاتا ہوں
ہے یہ امید کبھی مجھ پہ بھی سایا ہوگا

☆☆☆

ٹھیس جو لگتی ہے آپ ٹوٹ جاتے ہیں
کچھ تو حضرت مونس حوصلہ رکھا کیجئے

### فرید ایوبی

فرید ایوبی قمر واحدی صاح ب کے شاگرد ہیں۔ فطری شاعر ہیں۔ دلی جذبات کی عکاسی سیدھی سادھی زبان میں کرتے ہیں۔ انھوں نے نظم، غزل، قطعہ، رباعی وغیرہ میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ مجموعی حیثیت سے ایک اچھے شاعر ہیں۔

جسے حاصل فراز دار ہوگا
اس انسان کا کوئی معیار ہوگا

☆☆☆

نور سے جن کے ہے وابستہ مرا مستقبل
ان چراغوں کو لہو دے کے جلایا جائے

☆☆☆

مجھ کو رہِ حیات میں غم اس قدر ملے
اب یہ طلب نہیں ہے کوئی ہم سفر ملے

☆☆☆

ہر شخص کے مزاج میں کچھ ایسی برہمی رہی
غیروں سے دوستی رہی اپنوں سے دشمنی رہی

### عابد ادیب

عابد ادیب جدید شعرا میں ایک ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔ شروع میں ترقی پسند تحریک سے متاثر ہوکر فیض احمد فیض، اختر شیرانی کو پسند کرنے لگے۔ بعد میں جدید رجحانات کے زیر اثر ناصر کاظمی، شکیب جلالی، محمود علوی کے ہم نوا رہے۔

کچھ اس طرح سے بھیڑ میرے چاروں اور ہے
جیسے سڑک کے بیچ کوئی حادثہ ہوں میں

☆☆☆

صلیب وقت پہ لٹکے ہیں ان گنت شہکار
تو دیدۂ ور ہے تو نظریں اٹھا کے دیکھ

☆☆☆

پتھراؤ ہورہا ہے صداؤں کے شہر میں
احساس ہورہا ہے رگوں میں تناؤ کا

شاہدعزیز

شاہدعزیز صاحب اودے پور کے بلند پایہ شاعر ہیں آپ نے کئی غزلیں اور نظمیں کہی ہیں۔ نفس در نفس غزلوں کا مجموعہ منظر عام پر آچکا ہے۔ جدید شعراء کا تذکرہ شعرائے اودے پور کے نام سے مرتب کیا ہے۔ ان کے یہاں بھی جدید شعراء کی طرح بے بسی، تنہائی، ناقدری خوف و ہراس کی کیفیت ہے۔ ان کیفیات کو شعری زبان کی گرفت میں لینے کے لیے نئ لفظیات کا سہارا بھی لیا گیا ہے اور ان لفظیات کو نئی امیجری کی تخلیق کا وسیلہ بھی بنایا گیا ہے۔ شاہد عزیز کے یہاں یہ نئ لفظیات اور موضوعات نمایاں ہیں۔

میں بھاگ نکلا بدن کے حصار سے لیکن
وہ کیسی آگ تھی جس نے جلا دیا مجھ کو

☆☆☆

لڑا دیا مجھے کالی ہواؤں سے اس نے
گزرتی رات کا سایا بنادیا مجھ کو

☆☆☆

نہ جانے کس کس کو کس کی جستجو ہے

کوئی پرچھائیں اب بھی کوبکو ہے

## جمیل قریشی

جمیل قریشی کی غزلوں کا مجموعہ ''زخم نیم شب'' منظر عام پر آچکا ہے۔ یہاں بھی تنہائی کا کرب، وجود کی شناخت، اقدار کی شکست نمایاں ہے۔

رفتہ رفتہ بجھ گئے اس کے سارے ہی چراغ

اس کی یادوں سے فروزاں اپنا گھر میں نے کیا

☆☆☆

اندر لگی تھی آگ مگر بے خبر تھے لوگ
جلتے ہوئے مکان سے باہر دھواں نہ تھا

☆☆☆

خنجر ہوا کا شوخ کلی کے بدن میں تھا
تازہ لہو کا رنگ نئے پیرہن میں تھا

## شبیر رضا

شبیر رضا جدید شعرا میں اہم نام ہے۔ آپ کے یہاں بھی جدید رجحانات، نئے موضوعات اسلوب میں نیاپن پایا جاتا ہے جو جدید شعرا کی پہچان ہے۔

وہ برق کا گرنا وہ نشیمن کی تباہی
اب تک ہے میرے دل کو وہ غمگین قضا یاد

☆☆☆

انگارہ لے کے بچہ نے فوراً نگل لیا

میں ڈرتے ڈرتے صرف اسے ڈانٹا رہا

## شین کاف نظام

شین کاف نظام راجستھان کے جودھپور ضلع سے ہیں۔ اردو شاعری خاص طور سے نظم میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ وہ ایک شاعر نثر نگار، نقاد، ادبی تذکرہ نگار ہیں۔ نظام کے شعری مجموعہ منظر عام پر آچکے ہیں۔ لمحوں کے سیلاب، دشت میں دریا، نادر اور گمشدہ دیر کی گونجتی گھنٹیاں کو 2010ء کا اردو ساہتیہ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ان کے یہاں بھی اقدار کی شکست وریخت۔

کبھی جنگل کبھی صحرا کبھی دریا لکھا
اب کہاں یاد کہ ہم نے تجھے کیا کیا لکھا

☆☆☆

آنکھوں میں رات خواب کا خنجر اتر گیا
یعنی سحر سے پہلے چراغ سحر گیا

☆☆☆

وہی نہ ملنے کا غم اور وہی گلا ہوگا
میں جانتا ہوں مجھے اس نے کیا لکھا ہوگا

## شاہد میر

شاہد میرؔ نے غزل، دوہے، نظم وغیرہ میں طبع آزمائی کی ہے۔ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ ان کی غزلوں کا مجموعہ ''موسم زرد گلابوں کا'' منظر عام پر آچکا ہے۔

دورِ پرفشاں خالی ہاتھ ٹل سکتا نہیں
ایک دن یہ دل ربا چہرے کہیں کھو جائیں گے

☆☆☆

اس گھر سے صبح شام نکلتا نہیں دھواں
اس شہر میں حیات کے آثار مر گئے

عقیل شاداب

عقیل شاداب کے دو شعری مجموعے ''سرابوں کے سفیر'' اور ''بے آب سمندر'' منظر عام پر آ چکے ہیں۔ جدید حسیت، تازگی، ندرت الفاظ اور موضوع میں تنوع ہے۔

خشک ہیں عافیت کی جھیلیں بھی
سر پر منڈلا رہی ہیں چیلیں بھی

☆☆☆

ایک شجر کی شاخ پر اک سبز پتہ بچ گیا
موسم گل کا کوئی تو نام لیو بچ گیا

احتشام اختر

احتشام اختر جدید شعرا میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ تین شعری مجموعہ شائع ہو چکے ہیں۔ راکھ، نیلا آکاش، صبح کا ستارہ، ان کے کلام میں نئے اسالیب، نئے موضوعات ہیں۔

امڈ پڑا تھا جو سیلاب ہجر تنہائی
وہ شہر دل کو بھی غرقاب کرنے والا تھا

☆☆☆

ہمیں ہے ناز کہ ہم ہیں پہاڑ کی مانند
ہماری آنکھ سے چشمہ ابلتے رہتے ہیں

### اے ڈی راہی

اے ڈی راہی صاحب کہنہ مشق شاعر ہیں۔ جودھپور کی ادبی فضا کے روح رواں ہیں۔جدت طبع کے زیور سے آپ کا کلام آراستہ ہے۔

کاسۂ صبر لیے پھرتے ہیں گلیوں گلیوں
غریبوں پہ بھلا کس کی نظر ہوتی ہے

☆☆☆

زندگی ہے کسی محبوب کے وعدے کی طرح
ہم نے دونوں جو پرکھا تو وفا کم نکلی

### ارشد عبدالحمید

ارشد عبدالحمید جدید غزل کا ایک معتبر نام ہے۔ان کے کلام میں عصر حاضر کی تلخ حقیقتوں کی عکاسی نئے شعری پیکر اور علامتوں کے ذریعہ ہوئی ہے۔ان کی تراکیب سازی، نئی علامات واستعارات، یہ ان کی انفرادیت ہے جوان کے کلام کو معنوی رفعت اور تازگی بخشتا ہے۔

سحر سے قبل گھروں سے کوئی نہ نکلے گا
اداس رات کے آنسو کسے پکارتے ہیں

☆☆☆

کوئی سبیل ہو ایسی کہ سب سنبھلتے رہیں
ہوا بھی چلتی رہے اور دیے بھی جلتے رہیں

☆☆☆

ہم بھی تیار ہیں پھر جان لٹانے کے لیے
سامنے پھر وہی کوہ وہی وادی ہے تو کیا

**پریم شنکر شریواستو**

آپ نے اردو غزل کی آبیاری کی ہے۔آپ کے یہاں بھی اقدار کی شکست وریخت، سماجی مسائل، مشینی کلچر جیسے موضوعات پائے جاتے ہیں۔

تم صاحب قسمت ہوتو مغرور نظر سے مت دیکھو

اللہ کا شکر غریب بندہ ہے اس کی بھی گزر جاتی ہے

**خوشتر مکرانوی**

آپ ایک ممتاز شاعر ہیں۔آپ کی تحریروں سے علمیت کے چشمہ سف پھوٹتے ہیں۔ان کا شعری مجموعہ ''صدائے کا بعد،لفظوں کی مخلوق، وغیرہ منظر عام پر آچکے ہیں۔ان کی شاعری میں زمین سے جڑی ہوئی حقیقتیں ہیں۔ان کے یہاں قدامت اور جدیدیت کا حسین امتزاج ہے۔

ٹہنی ٹہنی خون ہے بکھرا ہوا
دیکھ پیپل کا تقدس کیا ہوا

☆☆☆

سب سمٹ آئے ببولوں کے تلے
جتنے سائے تھے نئے خطرات کے

**مفتوں کوٹوی**

مفتوں کوٹوی، کوٹہ کے بہت قابل قدر شاعر، ان کی شاعری میں روایت، کلاسیکیت اور تصوف کے اثرات غالب ہیں۔لیکن جدید موضوعات کو بھی انھوں نے نئے شعری پیرایہ میں خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔

برق کا گرنا گرانا اب بھی ہے پہلے بھی تھا
وہ دن گئے کہ بھروسا تھا دشمنوں پر بھی

☆☆☆

تعمیر گلستاں سے تزئین گلستاں تک
حوصلہ تعمیر گلشن کا نہ پسپا ہوسکا

**محمد عثمان عارف**

محمد عثمان عارف کے یہاں کلاسیکیت اور جدیدت کا خوبصورت امتزاج ہے اور نئے سیاسی وسماجی مسائل کا احساس بھی۔

اس دور خود پرست میں دیکھا جو غور سے
عارف خدا بہت ملے انسان کم ملے

☆☆☆

اخبار کے صفحوں پہ تو ہے دل کی سیاہی
حالات جو سچ پوچھئے چہرے پہ لکھے ہیں

**مستان بیکانیری**

مستان بیکانیر یفطری شاعر ہیں۔ رندانہ سرمستی آپ کے کلام میں نمایاں ہے۔ان کے یہاں داخلی اور خارجی احساسات اور مشاہدے کا اظہار ہے۔

یہ عجیب ہے تیری مصلحت ، یہ عجیب ترا نظام ہے
کہیں فکر گردش وقت ہے کہیں وقت گردش جام ہے

☆☆☆

اے گردش فلک سے گھبرا کے جینے والے
تجھ کو قضا سے پہلے دنیا نہ مار ڈالے

**غازی بیکانیری**

غازی بیکانیری کہنہ مشق شاعر ہیں۔ ملک کے بدلتے ہوئے سیاسی سماجی

حالات نے ان کو بھی متاثر کیا ہے۔

شرف بخشا گیا جن کو حرم کی پاسبانی کا
انھیں کی آستینوں میں چھپے اکثر صنم نکلے

☆☆☆

انسان کا دشمن اگر انسان نہیں ہوتا
عالم یہ کبھی حشر کا میدان نہیں ہوتا

## غوث شریف عارف

غوث شریف عارف کے یہاں ترقی پسند رجحانات کے ساتھ حالات حاضرہ کے مسائل بھی ہیں۔نئی علامتوں کا خوبصورت استعمال کرتے ہیں۔امید کی شمعیں روشن رکھتے ہیں۔

بڑھ جائے یہ کتنا ہی تشدد کا اندھیرا
مظلوم کی دنیا میں سحر ہو کے رہے گی

☆☆☆

بچہ بچہ میری بستی کا ہے سہا سہا
اور دھندا کوئی ڈھونڈیں یہ کھلونے والے

## منصور چوروی

منصور چوروی نے جدیدیت کے تازہ کار اسلوب کی وجہ سے غزل میں جدید احساس واظہار کے عمدہ نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

وہ غم نہ دے جس کا مداوا نہ ہو سکے
اتنا بڑا مذاق نہ کر زندگی کے ساتھ

☆☆☆

سیراب کر گیا انھیں انسانیت کا لہو
ہیں رنگ زار سرخ تو پتھر لہو لہو

سید فضل المتین

سید فضل المتین کی غزلوں میں بھی جدید احساس وشعور کی ترجمانی دیکھنے کوملتی ہے۔

جن کا کوئی جواز میسر نہ آسکا
لکھے گئے ہیں جرم کچھ ایسے بھی اپنے نام

☆☆☆

جن سے تھی رسم وراہ وہ اپنے نہیں رہے
اب اور کیا کسی سے تعلق بڑھائیں ہم

میکش اجمیری

میکش اجمیری کے یہاں کلاسیکیت بھی ہے اور جدیدیت بھی۔ اپنے عہد کے سیاسی ومعاشرتی بحران سے وہ باخبر ہیں۔ اور جدید لب ولہجہ میں اظہار کرتے ہیں۔

مخالف سمت بڑھتے جاتے ہیں قافلے والے
ہمیں ہر رہنما کی ذہنیت بیمار لگتی ہے

☆☆☆

کوئی نہ جان پایا میرے دل کی کیفیت
میری اداسیوں پہ خوشی کا غلاف تھا

**قابل اجمیری**

قابل اجمیری غزل کے بنیادی شاعر ہیں۔وہ روشن خیال اور روایت شکن شاعر تھے۔اور زندگی کے جدید تقاضوں اور بدلتے ہوئے رجحان سے واقف تھے۔

مجھے مشکل سے سمجھے گا زمانہ
نیا نغمہ نئی آواز ہوں میں

☆☆☆

ہمارے نقش قدم سے چمک اٹھے شاید
فضائے منزل ، جاناں دھنواں دھنواں ہے ابھی

**ممتاز راشد**

ممتاز راشد کی غزلوں میں شہری زندگی کی ہنگامہ آرائی، بیگانگی کا اظہار، شعری نزاکت کے ساتھ ہوا ہے۔ان کے کلام کو کئی گلوکاروں نے پیش کیا ہے۔

پوچھتا میں کس سے کھوئے ہوئے چہروں کا پتہ
شہر کی بھیڑ میں نکلا نہ شناسا کوئی

☆☆☆

تنگ تھی ہم پر زمیں کچھ اس طرح
چند دیواروں کو گھر کہنا پڑا

جدید غزل میں اور بھی کئی معتبر نام ہیں جو اردو غزل کی آبیاری کررہے ہیں ان میں اہم نام انعام شرر ایوبی، اکرام راجستھانی وسخاوت شمیم، ڈاکٹر کے سریواستو،ظفر غوری وغیرہ۔

مندرجہ بالا شعرا کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ راجستھان کے جدید شعرا نے بھی جدیدیت کے رجحان کو اپنی غزلوں میں پیش کیا ہے۔ یہاں بھی اپنے عہد کے سیاسی سماجی مسائل ادبی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں سے باخبری

اوراثر پذیری کا احساس ان کے کلام میں ہے۔

## کتابیات


۱۔جدید غزل۔رشید احمد صدیقی
۲۔غزل عہد بہ عہد۔صدّیق الرحمان قدواء
۳۔جدید اردو غزل۔ضیاء فاطمہ
۴۔جدید اردو غزل۔ڈاکٹر راحت بدر
۵۔تزکرہ شعرائے جے پور۔احترام الدّین شاغل
۶۔تزکرہ شعرائے جودھپور۔شین کا رنظام
۷۔تزکرہ شعرائے اودے پور۔شاہد عزیز
۸۔تزکرہ شعرائے بیکانیر۔عزیز آزاد
۹۔اجمیر کا دبستانِ شاعری۔شاہد احمد
۱۰۔تزکرہ شعرائے ٹونک۔عزیز اللہ شیرانی
۱۱۔تاریخ وتزکرہ فتح پور شیخاواٹی۔نزیر فتح پوری
۲۱۔موجودہ اور نمائندہ شعرائے اجمیر۔فضل المتین